Good!
Jan 26, 1987
L.L.

پروگرام نمبر 98

جب خدائے برحق اپنے کسی مقصد کو عروج تک پہنچانے کا تہیہ کر لیتا ہے تو پھر شیطان خواہ لاکھ رکاوٹیں کھڑی کرے الٰہی مقصد کو زوال نہیں آ سکتا۔ یسوع کا وعدہ کہ کلیسیا "یروشلیم سے شروع ہو گی" مکمل ہوا۔ اب مناسب ہے کہ ہم اُن ہم مرکز پھیلنے والے جغرافیائی دائروں پر غور کریں جن کا ذکر رسولوں کی ختمی تقرری یعنی ان کو آخری ذمہ داری سونپے جانے میں ہوتا ہے۔ بائبل مقدس میں اعمال پہلا باب اُسکی 8 آیت میں لکھا ہے۔ "جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔"

لیکن جب تک انسانی غضب نے اُسے مجبور نہ کر دیا کلیسیا نے کوئی قدم نہ اُٹھایا۔ یہ انسانی سازش کے الٰہی منصوبے سے پیوستہ ہو کر تقویت کا باعث بننے کی ایک اور مثال ہے۔ ستفنس کی وفات سے اُسکے قاتلوں کی پیاس نہ بجھی بلکہ شیر کے منہ کو خون لگ گیا۔ اِس ایذا دہی کے مقابلے میں وہ جو پہلے ہو چکی تھیں بہت معمولی تھیں۔ اِس موقعہ پر فریسی اور صدوقی، کاہن اور عوام سب نومولود کلیسیا پر جھپٹ پڑے۔ اِس کے اثر سے خوشخبری کے شعلے بجھنے کی بجائے نئے مراکز تک پھیل گئے۔ یروشلیم میں صرف رسول مقیم رہے۔ منتشر شاگرد سب مبشر بن کر یہودیہ اور سامریہ کے تمام علاقہ میں منادی کرنے لگے۔ ان میں سے صرف ایک کی محنت کا بیان قلمبند ہوا ہے یعنی فلپس جو یروشلیم میں کلیسیا کے خادموں میں سے ایک تھا اُس نے شہر سامریہ تک خوشخبری پھیلائی۔ چھ سو سال تک سامری ایک علیحدہ قوم رہے تھے۔ اِس میں خدا کا ہاتھ تھا۔ وہ نہ تو یہودی تھے اور نہ غیر قوم بلکہ وہ ایک درمیانی منزل ثابت ہوئے۔ جب مسیح کے ماننے والے یہودی اپنے دشوار سفر میں غیر اقوام کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فلپس کی محنت کے ساتھ ساتھ ایسے معجزے دکھائے گئے جن کی خاصیت عید پنتکست کے معجزوں کی سی تھی۔

اُس علاقے میں جہاں ایک گمنام عورت اور اُسکے بہت سے ہم شہری مسیح پر ایمان لائے تھے اب وہاں بہت سے لوگوں نے خوشی سے یہ مکمل خوشخبری قبول کی جو مسیح کے ایک شاگرد کے ذریعے سنائی گئی۔ اُن نو مسیحیوں میں شمعون نامی ایک مشہور جادوگر بھی تھا۔ فلپس کو انجیل پیش کرنے کی اور معجزے دکھانے کی قوت ملی تھی مگر وہ دوسروں کو روح القدس کی فوق الفطرت عنایات بخش نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ اختیار صرف رسولوں کو ملا تھا۔

جہاں بیت سال کے بعد اُس سے ہماری ملاقات ہوگی۔

پنتیکُست کے بعد مسیحیت کی تاریخ میں اِس منزل تک سب سے زیادہ فیصلہ کُن واقعہ ساؤل کا قبولِ مسیح تھا۔ یہی ساؤل بعد میں پولُس کے نام سے مشہور ہوا۔ اُسکے قبولِ مسیح کا بیان تین بار ہوا ہے۔ ایک دفعہ لُوقا سے۔ دُوسری دفعہ خود پولُس سے جب اُس نے یہودیوں کے ایک جمگھٹے کے سامنے جواب دہی کی۔ اور تیسری دفعہ پھر پولُس سے جب اُس نے اگرپا کے سامنے بیان کیا۔ کسی دُوسرے رسول سے کہیں زیادہ بڑھکر پولُس نے ابتدائی کلیسیا کو متاثر کیا۔ لُوقا کی انجیل اور رسولوں کے اعمال سمیت جو غالباً دونوں ہی پولُس رسول کی ہدایت اور تخلیقی تحریک کے تحت مرتب ہوئے۔ پولُس کی تصنیفات نئے عہدنامہ کا نصف سے زیادہ حصہ بنتی ہیں۔

ہم نے ساؤل کو تیسری ایذارسانی کے برپا ہونے پر یروشلیم میں چھوڑا تھا۔ وہ اِس ایذارسانی کا روحِ رواں تھا۔ جو کچھ بھی وہ کرتا تھا اپنی پوری طاقت سے کرتا تھا۔ خُدا نے جو وہ کر رہا تھا اُس وقت تک اُسے کرنے دیا۔ جب تک اُسکی حرکات خوشخبری کو دوسرے مراکز تک پہنچانے میں مدد دیتی رہیں۔ لیکن جونہی اُس نے اپنا تند خو تعصب دُور دمشق تک پہنچانے کی کوشش کی تو خدا نے اُسکو روک دیا۔ یسوع بذات خود اُس پر ظاہر ہوا تاکہ اُسے اپنا خادم اور گواہ یعنی رسول بنائے۔ پھر یسوع نے اُسکو نابینا پن میں دمشق بھیجا جہاں تین دن کا روزہ رکھنے اور دُعا کرنے کے بعد حننیاہ نامی ایک شاگرد نے اُسکو مزید تعلیم دے کر بپتسمہ دیا۔

انجیل مُقدس میں گلتیوں کے نام خط کے پہلے باب کا بیان اور اعمال کی کتاب کے نویں باب کا بیان دونوں کو پڑھکر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اِسکے فوراً ہی بعد دمشق میں پولُس منادی کرنے لگا۔ پھر تین سال کیلئے عربستان چلا گیا جسکے بعد وہ دمشق میں واپس آیا اور واپس پہنچتے ہی اُس پر ایذا دہی کی ایسی آندھی ٹوٹی جیسی کہ وہ پہلے خود برپا کیا کرتا تھا۔ اِس کے بعد وہ وہاں سے نکل کر یروشلیم پہنچا جہاں برنباس نے اُسکو شک کی نظر سے دیکھنے والے شاگردوں کے ساتھ متعارف کروایا۔ وہ بڑی جوانمردی سے یروشلیم میں منادی کرتا رہا۔ جب تک کہ یہودیوں کی ایک سازش اور خدا کی طرف سے ایک رویا کے سبب وہ اپنے آبائی شہر ترسوس نہ چلا گیا۔ پولُس جہاں بھی رہا یقیناً ایک خدمت گار ہی ثابت ہوا۔ لیکن کئی سال تک اُسکی خدمات پر گمنامی کا پردہ پڑا رہا۔

وہ جو ماضی میں خود گمراہ، سرکش اور مغرور تھا اب مسیح کے گلّہ کی ذمہ دار بھیڑ بن کر بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو چرواہے کے پاس لانے میں ہمہ تن مصروف ہوگیا۔

گیت = میں بھیڑ تو تھا گمراہ اور گلّہ سے رہا دُور

S.NO 152 DUR 3-10

سامریوں کو خوشخبری سنانا اپنا غیر معمولی اور اہم واقعہ تھا کہ رسولوں میں سے کسی کا اُن سے ملنا ضروری تھا۔ پطرس اور یوحنا نے اُن کے پاس جاکر، وہاں کے کام سے مطمئن ہوکر، نئے مسیحیوں پر اپنے ہاتھ رکھے تاکہ وہ رُوح القدس پائیں۔ شمعون جادوگر کے دل میں اقتدار کی پُرانی ہوس پھر جاگی اور اُس نے پطرس کو رقم پیش کی کہ رُوح القدس کی عنایات بخشنے کا اختیار اُسکو دیا جائے۔ لیکن اِس گناہ پر رسول نے اُسے خوب ڈانٹ پلائی لہذا آج تک مذہبی عہدہ خریدنے کے عمل کو شمعون کے نام پر "شمعونیہ" کہا جاتا ہے۔ بائیبل مقدس میں اعمال 8 باب اُسکی 18 سے 23 آیت تک پایا ہے۔" جب شمعون (جادوگر) نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھ رکھنے سے رُوح القدس دیا جاتا ہے تو اُن کے پاس روپے لاکر کہا کہ مجھے بھی یہ اختیار دو کہ جس پر میں ہاتھ رکھوں وہ رُوح القدس پائے۔ پطرس نے اُس سے کہا تیرے روپے تیرے ساتھ غارت ہوں۔ اِسلئے کہ تُو نے خدا کی بخشش کو روپوں سے حاصل کرنے کا خیال کیا۔ تیرا اِس امر میں نہ حصہ ہے نہ بخرہ کیونکہ تیرا دل خدا کے نزدیک خالص نہیں۔ پس اپنی اِس بدی سے توبہ کر اور خداوند سے دُعا کر کہ شاید تیرے دل کے اِس خیال کی معافی ہو کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تُو پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بند میں گرفتار ہے۔"

اِن واقعات کے بعد حبشہ کی ملکہ کنداکے کا وزیر خزانہ مذہبی زیارت کے بعد یروشلیم سے واپس اپنے ملک جا رہا تھا۔ خدا نے فلپس کو غزہ کی طرف بھیجا اور راستہ میں اُسکی ملاقات اُس حبشی خوجہ سے ہوئی۔ یہ وزیر اپنے رتھ پر بیٹھے بیٹھے یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں سے پڑھ رہا تھا اور اُس نے فلپس کو دعوت دی کہ وہ اُس کے ساتھ سوار ہوکر اُس نبوت کی وضاحت کرے۔ اِس پر فلپس نے اُسکو مسیح کا پیغام سنایا نتیجتاً حبشی خوجے نے بپتسمہ لینے کی درخواست کی۔ رتھ رُوک کر دونوں راستہ کے کنارے ایک حوض میں اُترے جہاں فلپس نے اُس قائل شدہ کو بپتسمہ دیا۔ اِس کے بعد حبشی خوجہ اپنے نئے ایمان پر خوشی مناتے ہوئے اپنے راستہ پر چل پڑا۔ ممکن ہے کہ وہ غیر قوم میں سے ہو۔ اگر ہو تو غیر اقوام کی دُنیا کیلئے یہ ایک شخصی منادی کا واقعہ تھا۔ جسکی شہرت یروشلیم میں نہ پھیلی کیونکہ یہ واقعہ ایک غیر آباد علاقہ میں ہوا اور اِس میں معاشرتی تعلقات شامل نہیں تھے اور اِس کے بارے میں شاید عین اُس وقت یروشلیم میں کسی کو خبر بھی نہ ہوئی ہو۔ زیادہ اغلب ہے کہ یہ وزیر اُن میں شامل تھا جن کو ہم یونانی مائل یہودی کہتے ہیں اور جن میں سے بہت سے نحمیاہ کی مانند غیر اقوام کے ملکوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ فلپس یہاں سے قیصریہ چلا گیا۔

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں کلیسیا کا سامریہ تک پھیلنا حبشی خوجہ کا مسیح کو قبول کرنا اور ساؤل کا قبول مسیح اور اُسکی ابتدائی خدمات کے بارے میں سُنا - ہمارا اگلا پروگرام جدائی کی اُس دیوار کو مسمار کیئے جانے سے متعلق ہے جو یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان تھی - ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے -

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلیئے اور کلام الٰہی کے گہرے مطالعے کیلیئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 98 طلب کریں - پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے -

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا -

اب اجازت دیجیئے -

خدا حافظ

≡